نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول ۱۲ر　　حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی　　قیمت سالیانہ معہ محصول ۱۳ر

نمبر ۳۳ جلد ۱　　لودیانہ ۱۶ - اکتوبر سنہ ۱۸۷۳ع　　قیمت ۳ پائی

بائیک صاحب کا بیان نسبت جزیرہ مرشیش

چند روز ہوئے کہ اس اخبار میں جزیرہ مرشیش کی زراعت نیشکر اور چینی کی نسبت بیان کیا گیا تھا۔ اب مسٹر بائیک صاحب نے (جو جزیرہ مرشیش میں سلطنت امریکا کیطرف سے بطور وکیل کے رہتے ہیں) ایک کتاب موسوم بسیر جزیرہ مرشیش چھپائی۔ جس سے مرشیش کا حال بخوبی ظاہر ہوتا ہی اور چونکہ ہندوستان سے ہزارہا آدمی ہر سال بطور قلیوں کے مقرر کرکے جزیرہ مذکور کو بھیجے جاتے ہیں۔ سو اسواسطے میں انکا حال کتاب مذکور سے استنباط کرکے بجہت سیر ناظرین تحریر کرتا ہوں امید ہی کہ عوام کو اُس سے فایدہ حاصل ہوگا اور علاوہ ازیں جزیرہ مذکورۃ الصدر ایک مشہور جزیرہ ہی اور وہاں کی چینی لطف لوگ دنیا کے استعمال میں لاتے ہیں اسلئے وہاں کا حال لکھنا اور لوگوں کا اُس سے واقف ہونا ضروری ہی۔ پیشتر بیان کیا گیا کہ جزیرہ مرشیش افریقہ کے برِ جنوب میں درجہ طول (۶۰) اور درجہ عرض (۲۰) کے اندر واقع ہی۔ یہہ جزیرہ انگلستان کے ماتحت ہی اسکے خاص بندر کا نام پورٹ لوئی ہی۔ اور اسمیں ایک مشہور پہاڑ ہی جسکا نام پیٹر بوتھ ہی۔ بندر کے اوپر مرشیش کا شہر پورٹ لوئی واقع ہی اس شہر کے پیچھے پوس نامی ایک دھار ہی اور پورب کیطرف چوٹیاں ہیں جن پر قلعہ بنے ہوئے ہیں۔ اور شہر کے پچھم میں ایک اونچی چوٹی ہی جسکے اوپر سے دور تک جہاز نظر آتے ہیں۔ شہر پورٹ لوئی کے سوائے اور کوئی شہر مرشیش میں نہیں ہی۔ اس شہر کی آبادی قریب دس میل بکسر کے ہی اور اسکی حفاظت کے لئے متصل اُسکے دو قلعے بنے ہوئے ہیں۔ شہر کی سڑکیں تمام پختہ ہیں اور صاف ہیں۔ بخلاف ایام برسات کے اکثر راستے خراب ہو جاتے ہیں۔ اسمیں دو قسم کے مکانات ہیں ایک پرانے مکانات جو لکڑی کے بنے ہوئے ہیں اور اکثر نزلہ ہیں۔ دوسرے نئے مکانات جو کہ پتھر سے تعمیر ہوئے۔ سمندر سے مرشیش نہایت خوبصورت نظر آتا ہی جسکے بڑے بڑے درخت ناریل کے اور کھیت نیشکر جو وہاں ہیں اسلئے وہ جزیرہ بڑا خوشنما اور سرسبز معلوم ہوتا ہی۔ یورپ کے لوگ اس جزیرہ سے بیخبر ناواقف تھے۔ اور اُنکو اس جزیرہ کا علم نہ تھا۔

سنہ ۱۵۰۵ع میں چند روڈی مس کرنے کو اس ایک پرتگال کے جہازی نے اس جزیرہ کو معلوم کیا اور اسکا نام اُسنے چلے سرنے رکھا۔ پرتگیز لوگ اس جزیرہ کو چند مدت جھلتے رہے۔ اور انہوں نے اُسپر کسی قدر قبضہ نہیں کیا۔ بلکہ ہندوستان کے سفر میں اس جزیرہ کو انہوں نے پانی بھرنے اور پانی لینے کی جگہہ مقرر کیا۔ سنہ ۱۵۹۸ع میں ہالینڈ کے ایک مشہور جہازی وروک نے اس جزیرہ کو دریافت کیا اور اس خیال سے کہ اس جزیرہ کو اُسنے نکالا اسکا نام اُسنے اپنے بادشاہ کونٹ مارس کے نام پر مرشیش رکھا۔ سنہ ۱۶۰۱ع میں ہالینڈ کے لوگ پھر اس جزیرہ میں آئے۔ اور سنہ ۱۶۴۴ع میں وہ خود آکر اسمیں آباد ہوئے۔ پہلا گورنر مرشیش کے وینڈرمسٹر صاحب تھے۔ اُنہوں نے قلت مزدوروں سے جزیرہ مڈاگاسکر سے ایک جہاز غلاموں کا منگایا۔ یہہ غلام جب مرشیش میں آئے تو آقا نے اُنسے نہایت بیرحمی کے ساتھ پیش آئے۔ اُنکی سختی اور بیرحمی سے بچنے کے لئے غلاموں نے اتفاق کر لیا اور سب کے سب جنگل کو دوڑ گئے اُنکی اولاد ابھی تک جنگل میں رہتی ہی۔ انتظام سلطنت سے یہہ لوگ آزاد ہیں اور قزاقی خرافات و تاراج اُنکا پیشہ ہی۔ اور اسی طریق سے وہ اپنی اوقات گذاری کرتے ہیں۔ اٹھارہ صدی عیسوی کے شروع تک یہہ جزیرہ ہالینڈ والونکے تحت میں رہا۔ اور وہ اسپر قابض رہے لیکن آخر کو جو وہ اس جزیرہ کو آباد نہ کر سکے۔ اور اُنکو اس امر میں ناکامیابی رہی۔ اسلئے اُنہوں نے مایوس ہوکر اپنا قبضہ وہاں سے اُٹھا لیا۔ سنہ ۱۷۱۵ع میں سلطنت فرانس نے اس جزیرہ پر قبضہ کر لیا۔ اور فرانس والوں نے اسکا نام جزیرہ فرانس رکھا۔ فرانس کیطرف سے اس جزیرہ کا پہلا گورنر لابوردونے مقرر ہوا جو ہندوستان کی تواریخ میں بھی بڑا مشہور ہی اس نے نہایت کوشش سے اور بڑی ہوشیاری سے جنگلی قوموں کو جنکا پیشہ لوٹ کھسوٹ تھا فنا کر دیا اور زمین

جزیرہ کا پہلے انتظام کیا۔ لیکن بسبب بے انتظامی فرانسیسی ایسٹ انڈیا کمپنی کے اِس کام میں کامیاب نہیں ہوئے یہہ جزیرہ فرانس کے تحت میں اُنیسویں صدی کے شروع تک رہا۔ اور نیسویں صدی کے شروع میں انگریزوں اور فرانسیسیوں میں باہم بڑی لڑائی ہوئی اور ۱۸۱۰ء عیسوی میں گورنر جنرل ہند نے مدراس سے چار ہزار فوج بھیجکر جزیرہ مذکورۃ الصدر کو فتح کر لیا۔ اور تب سے یہہ جزیرہ انگلستان کے قبضہ میں ہے۔ ۸۔ اپریل ۱۸۱۱ء میں جنرل وینڈ انگلستان کیطرف سے اِس جزیرہ کا پہلا گورنر ہوا۔ اُنہوں نے اُسکا نام جزیرہ فرانس تبدیل کر دیا۔ اور وہی سابقہ نام اُسکا مرشیش رکھدیا۔ تب سے اُسی نام سے یہہ جزیرہ مشہور ہے اور انگریزوں کے تحت میں ہے۔ جنرل وینڈ صاحب نے اِس جزیرہ کے انتظام میں کوئی بھاری تغیر و تبدیل نہیں کیا۔ سوا اِسکے کہ تمام باشندوں سے عہد کر لیا۔ کہ وہ انگریزوں کی اطاعت میں رہینگے +

اِس جزیرہ میں بیشتر غلام رہتے تھے اور کھیتی کا تمام کام غلاموں سے لیا جاتا تھا۔ لیکن ۱۸۳۳ء میں اِس جگہہ میں بھی تجارت غلاموں کی موقوف کر دی گئی جیسا کہ اور ممالک سے سرکار انگریزی نے یہہ تجارت اُٹھادی ۱۸۳۵ء میں تمام غلام جو چھہ برس سے زیادہ عمر کے تھے کسی پیشہ اور کام سیکھنے میں لگا دئے گئے تا کہ چار برس بعد اُنکو بالکل آزاد کر کے چھوڑ دئے جاویں۔ اِن غلاموں کا شمار ۷۵۰۰۰ تھا۔ جب اِن غلاموں کو آزادگی کی امید ہوئی تو اُنہوں نے کاروبار سے دست بردار ہوکر اپنے مالکوں کیطرف ناراضگی ظاہر کی اور بعضوں نے اُنہیں سے مالکان کے کام کرنیسے انکار کیا۔ اِسحالتمیں کھیتوں کے مالکان نے اتفاق کر کے یہہ بندوبست کیا کہ مزدور ہندوستان سے منگائے جاویں۔ پہلا ایسا ہی ہوا ۱۸۳۴ء میں ۳۴۵۶۶ قلی کلکتہ سے منگائے گئے اِس شرط پر کہ وے جزیرہ میں پانچ برس تک نوکری کرینگے اور اُنکو ماہبحر دیہہ ماہوار اور نیز خوراک دیگی۔ ۱۸۵۱ء میں ایک انجمن مرشیش میں مقرر ہوئی اِس لئے کہ جزیرہ میں آزاد محنت کی ترقی کریں۔ اور دو برس بعد مسٹر ولیم گونم صاحب نے چھہ ہزار قلی ہندوستان سے منگائے۔ اور تین برس نوکری کرنیکا اُن سے عہد کیا۔ اِس نئے انتظام سے کچھہ کامیابی حاصل نہوئی اسواسطے ۱۸۵۶ء میں گورنر صاحب مرشیش نے میداگاسکر سے قلی منگائے۔ اب مرشیش کے تمام باشندگان سے دو تہائی لوگ غیر ممالک کے قلی ہیں۔ یہہ لوگ اکثر بُت پرست ہیں اور اُنکا چال چلن نہایت خراب ہے اپنے وطن کو اُنہوں نے چھوڑ کر تمام عزت کا خوف اپنے دل سے اُٹھا دیا اور نہایت بے شرمی سے خرابی اور بد چلنی میں گرفتار ہیں اُنکی تعلیم کے واسطے بعض بعض جگہہ مدرسے مقرر کئے گئے۔ اور قریب گیارہ ہزار کے لڑکے تعلیم پاتے ہیں اِن مزدوروں میں بعض ہندو ہیں۔ اور بعض مسلمان اور بعض دیگر اقوام میں سے۔ ہندو لوگ اپنے وطن کی بہ نسبت اوروں کی زیادہ حب رکھتے ہیں اور واپسی کی خواہش کرتے ہیں اور جب اُنکے دلمیں گھر کا خیال اکبار آجاتا ہے تو پھر وہ کسی صورت سے نہیں رکتے۔ اگر اُنکو آسانی سے اجازت حاصل نہووے تو کام و کاج سے دست بردار ہوکر آوارہ گردی میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ اور کبھی بیمار ہو بیٹھتے ہیں تا کہ ناکارہ تصور کر کے اُنکو واپس بھیجدیا جاوے سب سے بڑی قباحت (جس سے آگاہی ہر ایک شخص کو ضرور ہے) وہاں یہہ ہے کہ ایک بڑی خراب قسم کی تپ اُس ملک میں ہے اور جب کوئی آدمی اُسکے زیر سایہ آجاتا ہے تو مشکل سے رہائی پاتا ہے اور کسی طرح کا علاج اسپر اثر نہیں کرتا اِس تپ کے بعض کشتگان کے پیٹ چاک کرنیسے بذریعہ خوردبین معلوم ہوا کہ اُنکی انتڑیاں اور پیٹ ایک قسم کے چھوٹے کیڑوں سے بھرا ہوا ہے۔ بعض بعض جگہہ پھپھڑہ میں بھی کیڑے نظر آئے۔ اِسی قسم کے کیڑا اُس دریا کے پانی میں نظر آتے ہیں جو کہ اُس جزیرہ میں ہے۔ اِس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرشیش کی تپ کا باعث وہاں کا خراب پانی ہے جو کہ بغیر چھاننے کے بے احتیاطی سے پیا گیا ہو ۱۸۶۷ء میں مرشیش میں بہت مری پڑی۔ اور اِس تپ کے باعث بہت خلق اللہ جان بحق تسلیم ہوئی۔ اِسقدر کہ پائیک صاحب کا بیان ہے کہ میرے گھر سے ایک میل کے فاصلہ تک کوئی آدمی زندہ نہیں رہا تغیر موسم سے بھی یہہ مری دور نہوئی۔ کئی مہینوں تک ملک الموت کا ہاتھہ دراز رہا۔ اور پوٹ لوئی میں اوسط مردگان کے روزانہ دو سو ہوتے رہے۔ اور بعض وقت مردوں کو دفن کرنا مشکل ہوا۔ شکر ہے کہ اب وہاں سے اُس بیماری کا قدم شریف چلا گیا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اِس دیس کے لوگ اِن سب آفتوں کو خیال میں رکھینگے پیشتر اِسکے کہ وہ مرشیش میں جائیں +

اخبارات ملکی و ولایتی

جالندھر۔ رام لیلا و مویشی کی منڈی کا میلہ بڑی دھوم دھام سے بخیریت تمام انجام ہوا۔ منڈی کی ترقی اور اُسکی آرایش حسن انتظام و انسداد وارادت میں افسران سول و پولیس کی کارگذاری کامل ہو تھی نہ شنیدہ دسہرہ کے روز تین بجے شام کے قریب تماشائیوں کا ہجوم قریب ساٹھہ ہزار کے ہوگا افسوس کہ ایسے وقت میں ایک سخت شدید آندھی مع طوفان بارش ایسی شروع ہوئی جس سے عورات علے العموم و مرد علی الخصوص بھاگتے بھاگتے ایکدوسرے پر گرتے پڑتے زخمی ہوگئے ایسے نازک وقت میں ہر قسم کے بدمعاشوں کی خواہ مخواہ بن پڑتی ہے۔ سید جمعیت علیشاہ صاحب و سردار پرتاپ سنگھ صاحب ڈپٹی انسپکٹران کی نگرانی بڑھکر لایق تعریف ہے۔ البتہ بیچارے دوکانداروں کا ہر طرح حرج ہوا گو دو تین گھنٹے بعد آرام ہوگیا اور اکثر تماشائیوں کی بازآمد بھی پھر شروع ہوگئی مگر وہ پہلا ٹھاٹھہ کہاں۔ راون کا طول طویل ڈھانچہ آتشبازی کا بھرا ہوا جو شدت آندھی سے گر پڑا گویا رام کے ہاتھ سے پہلے

ہی مرگیا تھا از سرنو نصب وقت نصب ہوا۔ عورات رقاصہ بھانڈ نقال بازیگر لکھنوی اندر سبھا وغیرہ جنکو اہل نشاط کہتے ہیں برابر شروع میلہ سے تا اخیر اپنا شغل وکرتب دکھاتے رہے۔ چند اسوار ملتانی رسالہ متعینہ چھاؤنی نے بھی اپنے رسالدار کے آکر کرتب نیزہ بازی اور کیلہ اوکھاڑنیکی خوب کیفیت دکھلائی +

۳- اکتوبر کو دربار ہوا قریب چار سو روپیہ کے منتخب مولشیونکے واسطے انعام ملا۔ گو گھوڑے ایسے اچھے اچھے نہیں آئے تھے تاہم مولشیونکی فروخت کی تعداد دس ہزار روپیہ کی مالیت تک پہنچی۔ رس نکالنے کی دو کلیں جو از جانب سرکار میلہ میں واسطے نمایش عام رکھوائی گئی تھیں افسوس کہ اُنمیں سے ایک جو بڑی تھی ٹوٹ گئی یہہ نتیجہ ایک دہقان کی بیوقوفی کا تھا جسنے بجائے الگ الگ گنا ڈالنے کے ایک ہی مٹھہ دھر دیا پیچھے اسقدر زور دیا کہ کل کے دندانے ٹوٹ گئے +

کچھہ - بذریعہ سرکاری رپورٹ معلوم ہوا کہ اضلاع کچھہ میں بسبب قلت بارش فصل پژمردہ ہو رہی ہی +

بیکانیر - یہاں بر قحط کی آمد کا پھر افواہ گرم ہی یہانتک کہ حکام اُسکے مقابلہ کیواسطے آگے سے ہی انتظام کر رہے ہیں۔ خدا خیر کرے + پاؤنیر

الیکنٹی کی گرد اندازی میں خطا کرنیسے شہر میڈرڈ میں بڑی خوشی کی دھوم مچ رہی ہی سب بانیوالے انگلینڈ کی کارسازیسے نہایت کہسیانے رہے ہیں + منہ

امریکا - معاملات تجارت میں نہایت ترقی ہو رہی ہی راس المال کا عوض معاوضہ پھر شروع ہوگیا ہی اناج اور روئی کی تجارت از سرنو جاری ہو کر آہستہ آہستہ بڑھنے لگی ہی + منہ

قدردانی - وکیل بارقند کے کوہ مری میں دخل اور نیز روانگی کے وقت ۱۵- فیر توپ کی سلامی سر ہوئی۔ کپتان مولوی صاحب و خان برکت علی خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تا لداخ اُنکے ہمرکاب گئے + منہ

کجروی کا نتیجہ - گو ریلوے بد انتظامیونکی نسبت دیسی اخباروں کی شکایت بطور مبالغہ ہی کیوں نہو اور جو تدابیر واسطے اصلاح کے ہمارے ہمعصر سوچتے ہیں اُن سب کا ظہور میں آنا ممکن ہی ہو مگر یہہ امر قریب القیاس ہی کہ اُنکی شکایت کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوگی اور جو علاج وہ سوچتے ہیں ضرور اُنمیں سے کوئی نہ کوئی دیسی مسافرونکی سہولیت کا باعث ہوگا اسی لحاظ سے گورنمنٹ مدراس نے بمنشاء ریزولیوشن گورنمنٹ ہند حکم دیا ہی کہ احاطہ مذکور کے دیسی اخبارات جو نسبت ریلوے بھل رہے ہیں اُنکا خلاصہ اُسی لائین کے افسر کے پاس مرسل ہووے + منہ

پنجاب - وائینا کی نمائیشگاہ میں پنجاب کی صنعت وحرفت کاری نے بھی جگہہ لی اور اکثر قابل توجہ عام ٹھہری اور کیوں نہو کہ حقیقت میں ساخت تحفہ تھی اور پھر ڈاکٹر لائٹنر صاحب جیسے لائق وفائق شخص کا نمائیش کرانا گویا اُسکا قدر المضاعف کرنا تھا + منہ

مدراس - ڈاکخانہ بنگلور کے ایک چھٹی رسان پر بعلت دیر سے پہنچانے چھٹیات کے عـہ جرمانہ ہوا +

برودہ - کالیگوار نے کرنیل پھیر صاحب رزیڈنٹ کی نصیحات پر کاربند ہونے میں اپنی خواہش ظاہر فرمائی ہی اور منشاء ہی کہ فوجداری وسول کے محکمجات عالم اور تجربہ کار افسرونکے ماتحت کئے جاویں چنانچہ مسٹر کوزنا ڈسنیراؤ ماتحت جج سورت کو بتقرری جج ہائیکورٹ برودہ بذریعہ تار برقی طلب فرمایا ہی + پاؤنیر

یہودی - کلکتہ پولیس کورٹ میں ایک یہودن اپنے پہلے خاوند پر جسنے اُسکو آگے سے مطلقہ کیا ہوا تھا نالشی ہوئی کہ مستغاث علیہ نے میرے سر پر راستہ چلتے ہوئے سیاہی کی بوتل گرا دی۔ یہودی مذہب کے رو سے اس فعل کی مراد ایک شخص کو ناپاک اور مردود ٹھہرانا ہی عدالت نے ملزم کو مجرم ٹھہرا کر عـہ روپیہ جرمانہ کیا +

اودہ - میو میموریل فنڈ اودہ میں چندہ کا تعداد ۱۴- ہزار روپیہ ہوا چونکہ یہہ تعداد واسطے اجراء مدرسہ صنعت وحرفت کاری کے جسکی تجویز درپیش تھی کافی نہ پایا گیا اسلئے بطور سکالرشپ اودہ کے مختلف مدارس میں تقسیم کرنا مناسب سمجھا گیا اور نیز یہہ کہ عیش باغ کا کچھ حصہ واسطے عام رمنہ کے خریدا جاوے + فرینڈ آف انڈیا

ترقی تجارت - تجارت مابین پنجاب ویارقند بہت ترقی پر ہی قریب ۰۰ ہ کے مرکب ونقاطران اشیاء تجارتی کے لدے ہوئے لداخ سے روانہ ہو چکے ہیں اور روزمرہ ہوتے ہیں +

راہزنی - بخارا کے سوداگروں کا ایک قافلہ جو اورگنج کو جا رہا تھا المانیوں نے ہامون کے نزدیک لوٹ لیا تجاروں نے حکام روس سے فریاد کی جنہوں نے امیر اورگنج کو درباب واپسی اسباب نہایت تاکید لکھی ہی + فرینڈ آف انڈیا

ریلوے پل - دریا ستلج کے پل کے پورا کرنیکے لئے تجویز ہو رہی ہی اور اس سے آمد و رفت گاڑیوں میں کسی طرح کا خلل نہوگا۔ دریا بیاس کے پل کی ۱۳ ماہ جولائی کو آزمائیش کیجاویگی اور امید ہی کہ ۱۵- کو ٹرین جاری ہو جاویگی یقین ہی کہ اوقات روانگی ریل میں بھی کچھ تبدیل واقع ہوگی +

پنشن - سُنتے ہیں کہ گورنمنٹ بمبئی کی رائے میں اُن افسران کو جو بخوبی کام کر سکتے ہیں پنشن دینا روپیہ کا ضائع کرنا ہی اسلئے یہہ ٹھہرایا ہی کہ آئندہ کو ایسے افسران کو کام سے علیحدہ نہ کیا جاوے +

کراچی - ۲۵- ستمبر کی شام کو کراچی میونسپلٹی احاطہ میں ایک سخت حادثہ واقع ہوا ایک بڑا آہنی حوض کے آبنائے کے لئے جسمیں کروسین تیل تھا ایک قلی نیچے اوتار رہا تھا لیکن بباعث تاریکی کے وہ اُسجگہ اچھی طرح سے دیکھہ نسکا اسلئے

اُسنے ایک دیاسلائی جلائی جس سے ایک ایسا شعلہ اُٹھا کہ اُس آدمی کو سخت نقصان پہنچا جب وہ باہر نکالا گیا تو اُسکا چہرہ جلا ہوا تھا مسٹر وسنٹ صاحب انجنیر جو اس کارخانہ کا افسر تھا اُسکا ایک ہاتھ اور چہرہ بھی سخت جھلس گیا۔ بیچارہ قلی حالت بیہوشی میں شفاخانہ میں پہنچایا گیا +

بہار۔ معلوم ہوتا ہی کہ یہاں رسومات شادی اہل ہنود کے خرچ کی تخفیف کے باب میں بہت چرچا ہو رہا ہی چند روز ہوئے کہ مقام چھپرہ میں اسی غرض کے لئے ایک بڑا جلسہ ہوا تھا جسمیں کائتوں کی شادیوں میں خرچ کی بابت قانون مقرر کئے گئے تھے اور قوموں کے خرچ کے قایم کرنیکے لئے ایک اور جلسہ منعقد ہوگا +

کلکتہ۔ چند روز ہوئے ایک لڑکے بعمر ۱۲ یا ۱۴ سال نے ایک لمبے دانت والے ہاتھی کو کسی طرح چھیڑا جس سے اُس ہاتھی نے لڑکے کو دونوں دانتوں کے درمیان زمین پر دبا لیا مگر بباعث ایک تنگ نابدان کے وہ بچ گیا تاہم اُسکی چھاتی پر چند زخم لگے +

پنجاب۔ افواہ ہی کہ انڈین گورنمنٹ کا ارادہ ہی کہ ہاگ صاحب کا رڈری صاحب کے عہدوں میں باہم تبدیلی کیجاوے یعنے ہاگ صاحب پنجاب میں دایرکٹر مدارس اور کارڈری صاحب جنرل پوسٹماسٹر مقرر کئے جاویں یقین ہی کہ اب دونوں اپنے فرائض کو بخوبی پورا کرینگے + از پبلک اوپنین

بمبئی۔ گورنمنٹ بمبئی نے حکم جاری کیا ہی کہ مفصل کی عدالت خفیفہ بالکل موقوف کیجائیں +

آبادی دنیا۔ ایک اخبار میں مرقوم ہی کہ کل دنیا کی آبادی ۱۳۰۰ ملین ہی جنمیں سے ۳۳ ملین سالیانہ ۹۰۰۰۰ فی روز یا ۲۰ فی منٹ مرتے ہیں تعداد پیدائش کی شمار موت سے کچھ زیادہ نہیں ہی +

ضلع انبالہ قصبہ بوڑیہ میں ایک مالی کسی بدکام کا مرتکب ہوتا تھا اُسکے بھتیجے اور ایک بھانجے نے اُسکو روکا

دہ دن میں آگ بجھو کا ہوا رات کے وقت اُن دونوں کو بضرب کلہاڑی قتل کیا اور آپ کنوئیں میں گر گیا مگر پانی کم تھا جیتا باہر نکل آیا عند الاظہار بیان کیا کہ جو لوگ قتل کئے گئے مجکو بھی مارنے لگے تھے بخوف جان میں کنوئیں میں گر کر بچ گیا ہوں مقدمہ زیر تحقیقات ہی دیکھئے کیا حکم ہو +

نارووال۔ دو لڑکے بمراد عیسائی ہونے کے ہیڈ ماسٹر نارووال کی کوٹھی پر آئے اور ایک دو روز وہاں رہے جب اُنکے متعلقین کو خبر ہوئی اُسجگہ پر آکر بڑا شور و شر کیا باوجودیکہ لڑکوں نے اقرار کیا کہ ہم کسی لالچ و طمع کے واسطے عیسائی نہیں ہوتے ہیں بلکہ ہمیشہ کی زندگی کے واسطے تاہم وے اُنکو زبردستی پکڑ کر لیگئے اُن لڑکوں نے کیا ہی معقول جواب دیا کہ تم ہمارے جسم کو پکڑ سکتے ہو پر ہمارے دلکو کسطرح پکڑ سکوگے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اس خبر کے پہنچتے ہی ایک ہندو اور ایک مسلمان عہدہ داران پولیس کو دریافت حال کے واسطے بھیجا اُنکے سامنے بھی اُن لڑکوں نے دین عیسوی کو قبول کرنے اور بپتسما پانیکی خواہش ظاہر کی مگر والدین کے دق اور تنگ کرنے کے سبب سے فی الحال وہ اپنے ارادے سے باز رہے عدالت سیالکوٹ میں پہنچکر بھی اُنہوں نے صاف اقرار کیا۔ امید ہی کہ چند عرصہ میں کامیاب ہونگے +

سرحدی خبریں

کارسپانڈنٹ پبلک اوپنین کی مقام پشاور سے یہہ تحریر ہی کہ ایک قاصد آمد سوات کا بیان ہی کہ ایک جاسوس نے حاکم چترال کو اطلاع دی ہی کہ یارقند مشن بہنگام مراجعت چترال اور سوات کے علاقہ میں سے گذرینگے اور سوات کے رستہ سے واقفیت حاصل کرکے مقام گردو میں پہنچینگے۔ اسلئے حاکم چترال نے سوات کے ملا صاحب کو بذریعہ شیر محمد خاں کے اس امر کی اطلاع دیکر بعید و حکم درخواست کی ہی ملا صاحب نے بجواب اُسکے لکھا ہی کہ تم مختلف کوہستانی راستوں میں پہرہ تعینات کر دو کہ اُنکو اُن راستوں سے نکلنے دیں اور میں بھی ایسا ہی کرونگا اور کافری لوگ بھی اُنکو اس راستہ سے مانع ہونگے اگر وے براہ کشمیر واپس جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں +

افواہ ہی کہ نوروز خاں برادر بہرام خاں کے قید ہونیکے سبب سے فرقہ میمنہ کے لوگوں نے انجانہ کے راستہ کو بند کر دیا ہی کارسپانڈنٹ نے بہنگام تحریر اس خبر کے یہہ بھی سنا کہ نوروز خاں قید خانہ سے بھاگ کر اپنے وطن کو چلا گیا ہی + از پبلک اوپنین

ایجادیں وغیرہ۔ سوت کاتنے کی کل ۱۷۳۳ء میں ایجاد ہوئی پرانے کپڑوں سے کاغذ ۱۶۹۰ء میں بنایا گیا۔ بندوق کی ایجاد اور استعمال پہلے انگلستان میں ۱۳۴۱ء میں ہوا۔ بمپ یعنے پانی کھینچنے کا کل ۱۴۲۵ء میں ایجاد ہوا۔ چھاپے کی کل فاسٹ صاحب نے ۱۴۴۱ء میں ایجاد کی چوبی نقش تراشی ۱۴۶۰ء میں۔ ڈاک کی منجات انگلستان میں ۱۵۸۱ء میں مقرر ہوئے۔ جنتری اول مرتبہ ۱۴۷۰ء میں طبع ہوئی۔ انگلستان میں چھاپے کی کل کاکسٹن صاحب نے ۱۴۷۱ء میں داخل کی وائلن قسم سارنگی ۱۴۷۷ء میں ایجاد ہوئی انگلستان میں گلاب کا پودا ۱۵۲۲ء میں پیدا کیا

خلاصہ اخبارات تار برقی از ۲ تا ۹ اکتوبر ۱۸۷۳ء

ہسپانیہ کارتھیجینا کے مفسد ولنسیا پر حملہ کرنیکی تیاری کر رہے ہیں ٹولوسا کے محاصرہ چھوڑنے سے کارلسٹ نہایت غمگین ہیں ۶۔ اکتوبر کو کارلسٹ مفسدوں کو آتے دیکھکر شہر اسٹلا کو خالی کر گئے۔ ۸۔ اکتوبر کو فوج جمہوریہ نے مقام نوار پر کارلسٹوں پر فتح حاصل کی جمہوری جہاز کارتھیجینا کی حفاظت کے لئے رستہ بندی کر رہے ہیں +

نیویارک ۷۔ اکتوبر کو پروفیسر وسیز صاحب غبارہ میں نیویارک سے روانہ یورپ ہوئے تھے مگر نا کامیاب رہے اسلئے کہ غبارہ کو مقام کنکٹیکٹ پر طوفان نے گھیر لیا اور ستیا جان ہوائی نے

بقیہ نظر ثانی کتاب صیانت الانسان

حصہ ششم

معترض صاحب پادری عماد الدین کے اس مقولہ کو کہ ناظرین کو چاہئے کہ وہ مقام جہاں پر سہو کاتب ہے پہلے غور سے دیکھ لیں پھر انصاف کریں اور کہیں کہ کونسی تعلیم انجیل کی بدل گئی ہے اپنی تصنیف کے ۳۰ صفحہ پر قلمبند کرکے اسکے جواب میں یوحنا کے پہلے خط پانچویں باب کی ساتویں اور آٹھویں آیات جنکو علماء مسیح جعلی تصور کرتے ہیں مرقوم کرتے ہیں یعنے تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں باپ اور کلام اور روح القدس اور یہہ تینوں ایک ہیں اور تین ہیں جو زمین پر گواہی دیتے ہیں روح اور پانی اور لہو اور یہہ تین ایک پر متفق ہیں۔ بموجب قول حافظ صاحب کے انجیل اس جعلی آیت سے محرف ثابت ہوا یعنے اسکی ایک تعلیم بدل گئی ہے۔ اور پھر اس سوال کا کہ کونسی تعلیم انجیل کی بدل گئی ہے صفحہ ۴۰ پر معترض صاحب بطور جواب ارقام کرتے ہیں کہ ہمیں معلوم کہ مطلب بگڑ نیکے (یعنے تعلیم کے بدلنے کے) معنے آپکے ذہن میں کیا ہیں بھلا صاحب اگر اس فقرہ کے گھٹانے یا بڑھانے سے مطلب نہ بگڑتا تو تنا زعہ علماء کیوں ہوتا۔

جواب۔ عقل کے نزدیک تثلیث کا مسئلہ انجیل میں بہرحال قایم ہے چنانچہ اور بہت آیات مصداق اس امر کی ہیں جب یہہ حال ہے تو بذریعہ ایک آیت تو معترض کا منزل مقصود تک پہنچنا محال ہے اور واضح ہو کہ ہمارے ذہن میں مطلب بگڑنیکے یہہ معنے ہیں کہ کوئی تعلیم یا حکم یا مضمون اپنے اصل مضمون سے پھر جائے فقط اور وہ مضمون جو بہت آیتوں سے ثابت ہے ان آیتوں میں ایک کے بدلنے سے اس مضمون کا تبدیل ہوجانا جیسا حافظ صاحب خیال کرتے ہیں محال ہے۔ پس اگر یوحنا کے پانچویں باب کی ساتویں و آٹھویں آیات جعلی تصور بھی کیجاویں تو انجیل کی اور بہت عبارتوں سے یہی یعنے تثلیث کا مسئلہ ثابت ہوسکتا ہے۔ پھر صفحہ ۴۰ پر بطور نمونہ کے معترض صاحب اس امر کے ثبوت میں کہ سہو کاتب سے انجیل محرف ہوگئی ہے ایک اور آیت پیش کرتے ہیں یعنے متی کی انجیل باب ۱۹۔ آیت ۱۷۔ تو کیوں مجھے اچھا کہتا ہے کوئی اچھا نہیں مگر ایک یعنے خدا۔ اہل اسلام خیال کرتے ہیں کہ اس آیت سے ثابت ہے کہ خداوند عیسیٰ اپنی الوہیت سے انکار کرتے ہیں اور بعض عیسائیوں نے بھی یہی خیال کرکے اس آیت کو بدل کر یوں کہدیا ہے کہ کیوں مجھ سے نیکی کی بات پوچھتا ہے۔ پر ایسے خیال کی کچھ بھی ضرورت نہ تھی جب اور ایک معنے صاف ہوسکتے ہیں تو کیا ضرورت ہے کہ وہ معنے خواہ مخواہ لگا دینا کہ جس سے تعلیم الوہیت مسیح کی جو اور سیکڑوں عبارتوں سے ثابت ہے جھٹلائی جائے البتہ یہہ اہل اسلام کا دستور ہے کہ جن آیتوں سے کوئی تعلیم عیسوی ثابت ہے اُسکے معنوں سے پھیر دینا اور وہ معنے اُس سے نکالنا جو اپنے ہی مقصد کے موافق ہوں پر معنے اس آیت کے صاف ہیں کہ یہودی تو ہمیشہ مسیح کی الوہیت کے منکر تھے پس جبکہ ایک یہودی اُس کے پاس آکر بالفاظ نیک اُستاد اُسکی طرف مخاطب ہوا تو عیسیٰ نے جواب میں کہا کہ کوئی نیک نہیں سوا ایک یعنے خدا تو پھر تو جو یہودی ہوکر میری الوہیت کا منکر ہے سو کیلئے مجھے نیک کہتا ہے اگر یہہ معنے حافظ صاحب کو منظور نہوں تو اپنی مرضی کے موافق شرح کرلیں مگر بغیر دلیل کے نہ کہیں کہ اس آیت کے ایک ہی معنے ہوسکتے ہیں خیر اگرچہ وہ اپنے اصل معنے سے محرف بھی سمجھی جائے یعنے اگرچہ یوں لکھی جائے کہ تو مجھ سے نیکی کی بات کیوں پوچھتا ہے تو بھی ظاہر ہے کہ کسی تعلیم انجیلیہ میں کچھ خلل نہوگا کیونکہ جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے کہ بجائیکہ کوئی تعلیم (مثلاً الوہیت مسیح کی) بہت عبارتوں سے ثابت ہے تو ایک آیت کے اخذ کرنے سے وہ تعلیم نہیں بگڑجاتی ہے۔

اتنے نمونہ دکھلا کر پھر حافظ صاحب صفحہ ۴۱ پر لکھتے ہیں کہ اب ناظرین منصف سوچ لیں کہ کیا ان درسونکے الحاق یا نقصان سے مطلب بگڑجاتا ہے یا نہیں۔ اچھا ہم بھی ناظرین منصف سے اور حافظ صاحب سے بھی پوچھتے ہیں کہ کونسا مطلب بگڑگیا ہے۔ اعتراض معترض صفحہ ۴۰ پر ہمارا مطلب یعنے تحریف بہر صورت ثابت ہے کیونکہ اگر قبالہ میں ایک حرف بھی جعلی ثابت ہو وہ قابل سند نہیں رہتا۔ جواب۔ محققین حالیحق بخوبی جانتے ہیں کہ انجیل کلام الٰہی ہے اور نزد حضرت انجیل ہرگز قبالہ نہیں جیسے کہ معترض صاحب سمجھتے ہیں یہہ تو ایک سامان راہ عقبےٰ اور مژدہ جان بخش ہے۔ علاوہ ازیں چونکہ قرآن میں کئی ایک الفاظ جعلی ثابت ہوچکے ہیں چنانچہ معترض صاحب بھی جانتے ہیں تو اسی قیاس پر بموجب قول معترض کہ اگر قبالہ میں ایک حرف بھی جعلی ثابت ہو تو وہ قابل سند نہیں ہے قرآن جعلی ثابت ہوکر قابل سند نہ رہا اس مقام پر یہہ ایک مصرعہ حسب حال معترض کے جائز لکھا جاتا ہے مصرعہ اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی + یقین ہے کہ حضرت سلامت اپنی عادات کے بموجب دشنام دینے میں کچھ دریغ نہ کرینگے۔ چنانچہ پادری عماد الدین کو تو ایک نشانہ تیر ملامت بنا رکھا ہے پس ہمیں کب عزیز سمجھینگے اور یہہ عبارت معترض مندرجہ صفحہ ۴۰ مصداق اسحال کی ہے۔ عبارت معترض۔ آپ فرماتے ہیں کہ قرآن میں اس سے زیادہ غلطیاں پائی جاتی ہیں یہہ بات آپنے منہہ پھاڑکے نکال تو دی مگر سوا دھوکھے اور کچھہ نہوسکا حق ہے جب کسی انسان کی سمجھ سے عداوت چڑجاتی ہے تو کذب صاحب وہاں ڈیرہ لگا بیٹھتے ہیں بھلا صاحب ایک تو مثال بھی اسکی لکھتے تیرہ سو برس سے پادری تھکتے رہے مگر خدا کے فضل سے قرآن شریف میں ایک جا بھی اختلاف ثبوت نہ کرسکے اب آپ کو از سر نو عمر کی مہلت دیجاتی ہے کہ ایک ہی اختلاف مثل اپنی انجیلونکی یا کم اس سے پیش کریں واضح ہو کہ معترض صاحب دشنام دینے میں کامل ہیں یہانتک کہ دو چار سنا ہی دیتے ہیں کچھ دریغ نہیں کرتے شاید انکے نزدیک دشنام دینا کم اعتراض کے جواب دینے سے نہیں بھلا صاحب ہماری

نکلی تو آپنے نرم اور سست انکو کر دی گرشکل تو یہہ ہی کہ ناظرین
دشنام کو بجاے جواب تصور کرینگے مناسب ہی کہ انکا بھی علاج
کرتے اخیر اب یہہ التماس ہی کہ پادری عماد الدین صاحب نے
اختلاف واقع قرآن کی مثالیں اپنی کتاب ہدایت المسلمین
میں بہت سی لکھی ہیں یہاں تک کہ صفحہ ۲۰۴ سے لیکر صفحہ ۲۰۹
تک یہی تذکرہ چلا جاتا ہی اول تو معترض صاحب انکا جواب
باصواب عنایت کریں بعد ازیں ہم اور بھی بعد انکی اس عبارت
کہ ہم پادریوں کو از سر نو عمر کی مہلت دیتے ہیں کہ ایک بھی اختلاف
واقع قرآن مثل اپنی انجیل کی یا کم اس سے پیش کریں ہدیہ ناظرین
کرینگے اعتراض معترض صفحہ ۴ علاوہ اسکے ہم دیکھتے کہ جس کی
پر آج ہنسنے کو نئی خلل کیا دوسری طبع میں اسکی جگہہ اور بھی بنایا
گیا پھر معترض صاحب تصدیق المسیح کے صفحہ ۳۰ پر یوں لکھتے ہیں
کہ جب اہل اسلام اناجیل یا توریت سے کوئی مطلب نکالتے
ہیں تو بروقت دوسری بار چھاپی جانیکے وہ مضمون بالکل
تراشا جاتا ہی - جواب اول تو یہہ اعتراض محض غلط اور بے
فروغ ہی فی المثل اگر درست بھی ہوتا تو کچھ مضایقہ نہ تھا
کیونکہ غرض یونانی انجیل سے ہی نہ کہ ترجمہ سے چنانچہ خود اہل
اسلام بوقت بحث ترجمہ کو معتبر نہ سمجھکر قرآن کیطرف رجوع
لاتے ہیں اور پھر مناسب تھا کہ معترض صاحب اس اعتراض
کے ساتھ کوئی مثال ذکر کرتے کہ یہہ مضمون بسبب اعتراض اہل
اسلام تراشا گیا اور یاد رہے کہ انجیل کے اردو یا فارسی یا
ہندی وغیرہ ترجمہ میں آیات مشکوکہ (مثلاً یوحنا کے پہلے
خط کے پانچویں باب کی ۷ اور ۸ آیت اور یوحنا کی انجیل
کے آٹھویں باب کی اول آیت سے لیکر بارھویں تک)
کے تراشے جانے سے یہہ ثابت نہوگا کہ یہہ آیات بسبب اعتراض
اہل اسلام تراشی گئی ہیں کیونکہ ہم اقرار کر چکے ہیں کہ شاید یہہ جعلی
ہیں اگر یہہ کسی ترجمہ میں موجود نہوں تو کچھ مضایقہ نہیں کیونکہ
تو خود یہہ مخل مضمون انجیل نہیں اور اگر معترض صاحب لفظ
بے ایمان پر اعتراض کریں کہ کہیں اس لفظ کی جگہہ کم اعتقاد

لکھا ہوا ہی یہہ اعتراض بھی قابل سماعت نہیں کیونکہ اعتراض
کا فیصلہ یونانی انجیل پر موقوف ہی نہ ترجموں پر پس یونانی
انجیل کو دیکھکر اعتراض کریں کیونکہ غرض اُس سے ہی ابہام
قاعدہ اول مندرجہ صفحہ ۵ مخترعہ معترض کا نشانہ ہدیہ ناظرین
کرتے ہیں - جس کتاب میں کوئی ایسی تعلیم پائی جائے جو عقل
کے برخلاف ہو وہ کتاب من جانب اللہ تصور نہیں ہو سکتی
بعد ازیں صفحہ ۱۰ پھر بعض تعلیمات انجیل مثلاً تثلیث و الوہیت
مسیح و کفارہ کا ذکر اور مذکور ہی اور واضح ہو کہ معترض
صاحب ان تعلیمات کو خیالی تصور کرتے ہیں - جواب تعلیمات
نقلی وغیر عقلی پر کسی کتاب کی اصلیت کا ثبوت یا عدم ثبوت
منحصر اور موقوف نہیں اور ان تعلیموں کا ذکر پھر کیا جائیگا
کیونکہ اب تو یہاں انجیل کے غیر محرف ہونیکے باب میں
گفتگو ہو رہی ہی اور یہہ بھی واضح ہو کہ قرآن کی کئی
ایک تعلیمات کو ہم بھی خیالی سمجھتے ہیں تو اس قیاس
پر قرآن بھی محرف ہوا اور اگر یہہ محرف نہیں تو پھر انجیل
کسطرح محرف سمجھی جائیگی بعد ازیں معترض اپنی تصنیف کے
صفحہ ۸ کے چھٹے قاعدہ میں یوں لکھتے ہیں کہ جس کتاب میں
ایسی تعلیمات پائی جائیں جنسے خدا کی بے عزتی تصور ہو سکے
وہ الہامی اور من جانب اللہ تصور نہوگی - جواب الہامی
ہو یا نہو انجیل کی تحریف ان تعلیمات متذکرہ بالا سے
ثابت نہو سکے گی پھر اسی صفحہ پر ساتویں قاعدہ میں
یوں لکھا ہی کہ جس کتاب میں انبیا کی بزرگی اور انکی
معصومیت وغیرہ مندرج ہو وہ الہامی تصور کیجائے گی
اور جس میں انکے جھوٹھ بولنے اور زنا کرنیکا ذکر ہوگا
وہ من جانب اللہ تصور نہو سکے گی - جواب خواہ کسی کتاب
میں افعال انبیا قابل تحسین مندرج ہوں یا نہوں یہہ امر
متعلق باب تحریف نہیں اور واضح ہو کہ معترض صاحب
عقاید دین عیسوی کو بجاے خود خیالی تصور کرکے گستاخانہ
پیش آتے ہیں اور ہر ایک امر میں زبان طعن دراز کرتے

ہیں غیر جہاں تک ہو سکے اپنی علمیت اور لیاقت ناظرین
پر ثابت کرتے جاتے ہیں ہم سدراہ نہونگے دیکھئے کروڑہا عیسائی
اور روانا جو معترض صاحب سے صدہا درجے لایق اور فائق
تھے اصول دین عیسوی کے قایل ہو کر انکو مانتے آئے ہیں
پھر اگر کوئی تعلیمات کو خیالی سمجھے تو یہہ چاہئے تھا کہ کوئی
قاعدہ مقرر کرتے کہ جس پر فریقین متفق ہوں پھر اُس
قاعدہ کے مطابق بحث کا فیصلہ کرتے بدون اسکے کسی
کتاب کا ابطال نہیں ہو سکتا ہی پر حافظ صاحب نے تو ایسے
بعض قاعدے باندھے ہیں کہ جنہیں ہم بالکل ردی سمجھتے ہیں مثلاً
انبیا [illegible] کی معصومیت (انکا قاعدہ ۷ میں ہی) اور ایسے قاعدے کہ جنسے
تردید ان تعلیمات کی ہو کہ اسرار ماہیت الہی سے نسبت رکھتے ہوں ٹھہرائی
ہی (دیکھئے قاعدہ ۵) اب اس اعتراض کیطرف توجہ کرینگے وہ یہہ کہ بعض
اہل اسلام بوقت مناظرہ کے پیش کیا کرتے ہیں یعنے کہ شہر روم میں چند
جعلی اناجیل رائج تھیں پس اصلی اور جعلی انجیلوں میں کیونکر تمیز کیجائے
شاید کہ یہہ انجیل مروجہ بھی جعلی ہو حافظ صاحب نے بھی اپنی کتاب کے
صفحہ ۳۶ پر ان جعلی انجیلوں کا ذکر کیا ہی مگر یہہ اعتراض نہیں ہو سکیگا
جواب اول تو جعلی اناجیل متفق المضمون با اناجیل مروجہ نہیں یعنے مختلف
المضمون ہیں اور اکثر جعلی نسخوں میں مسیح کی طفولیت کا حال مندرج ہی
چنانچہ چند نسخے موجود ہیں پس چاہیئے کہ پادری فرنچ صاحب کی خدمت
میں جو لاہور میں یہاں سنگھ کے باغ میں سکونت پذیر ہیں جاکر دیکھ لے
دوم یہہ سب کی سب اناجیل اربعہ سے کئی مدت بعد جاری ہوئی ہیں
اور بعض انمیں سے دو تین یا چار صدی بعد انکے تصنیف کی گئی ہیں -
سوم یہہ شہر روم سے ہی کتب مقبول کلیسیا نہیں اور نہ الہامی تصور کی گئی
ہیں انکو تو بعض بدعتیوں اور دو ایک عیسائیوں کے سوا اور کوئی جانتا
بھی نہ تھا پس چاہیے کہ ان اناجیل اربعہ کے جو شہر روم سے ہی کتب مقبول کلیسیا
اور الہامی مشہور ہیں ہم پلہ ٹھہرے - چہارم تھوڑی ہی مدت بعد یہہ جعلی نسخ
خود انکو منسوخ کر دیا جانتک کہ نام انکا دیکھتے تھے برعکس اسکے کہ یہہ اناجیل مروجہ جنکا
ہر روز ترقی ہو رہی ہی کہ ہر زبان میں ترجمہ ہو گئیں اب فرض کیجاوے کہ کسی شخص نے پچاس
برس کے بعد ایک ایسی کتاب جسکا مضمون متفق بمضمون قرآن نہیں تصنیف کرکے بنام

قرآن در پردہ مشہور کر دی ہے اور اہل اسلام اُسکی صورت سے
بھی مطلق آگاہ نہیں فقط فارس کے بعض بدعتیوں میں یہہ الجھی ہوئی ہے اگر
سنہ ۱۲۸۰ ہجری میں لاہور کے پادری بوقت بحث لاچار ہوکر بذریعہ
اِس فرضی قرآن کے بن دیکھے قرآن کو محرف ٹھہرانا شروع
کریں ناظرین تو کیا خود معترض صاحب بیشک اُنکو زمرہ جاہلوں
میں تصور کرکے نرم اور سُست کہنے کو طیار ہو جاوینگے۔ اب
ناظرین کی خدمت میں یہہ التماس ہے کہ جعلی انجیلوں کا بعینہٖ
یہی حال ہے اب اگر ہم اہل اسلام کو جو صرف نام سُنکر اِسقدر
شور مچا رہے ہیں زمرہ جاہلوں میں شمار کریں تو کچھ تعجب
نہیں علاوہ ازیں اہل اسلام اِس امر کے خود مقر ہیں کہ ایک
انجیل من جانب اللہ ضرور نازل ہوئی تھی مگر وہ وہی ہے جو
حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی نہ وہ جو حواریوں پر۔ دیکھئے اُس
انجیل کا جسکا نازل ہونا اہل اسلام حضرت عیسیٰ پر بتاتے ہیں
کسی متقدمین کی کتاب میں ذکر تو کیا نام تک نہیں حالانکہ
برعکس اِسکے انجیل ہذا کا نہ صرف ذکر بلکہ بہت سی آیات
تصانیف متقدمین میں مندرج ہیں چنانچہ اُنہیں سے بہت
سی آجتک موجود ہیں اور اُن تصنیفات کے رو سے جو محمد
صاحب سے ۲ سو برس بیشتر تصنیف ہوئیں کل نسخہائے انجیل
کے روئے زمین پر سے نیست و نابود ہو جانیکی حالت میں از سر
نو انجیل تیار ہو سکتی ہے برعکس اِسکے اس انجیل کا جسکا نازل
ہونا اہل اسلام حضرت عیسیٰ پر بتاتے ہیں سوا قرآن کے جو چھہ
سو برس بعد مسیح کے مرتب ہوا اور کسی کتاب میں کچھہ پتا اور
نشان نہیں ملتا علاوہ ازیں اکثر اہل اسلام بوقت بحث
یہہ کہتے ہیں کہ انجیل ہذا تو وہی انجیل ہے جسکی خبر قرآن
میں دی گئی ہے مگر آپ لوگوں نے اُسکو بگاڑ دیا ہے اور
اکثر مباحث اہل اسلام بوقت بحث محمد صاحب کا رسول خدا
ہونا اِس انجیل سے ثابت کرنیکو تیار ہوتے ہیں پس جائے
تعجب ہے کہ وے اِسکو محرف تصور کرتے ہیں البتہ یہہ تو کہینگے
کہ اِسکا کل مضمون محرف نہیں ہوا بلکہ بعضی عبارتیں باوجود

عیسائیوں کی بے ایمانی کے صحیح و ثابت محفوظ نہیں رکھ واضح
ہو کہ حافظ ولی اللہ صاحب تو اپنی تصنیف کے صفحہ ۹۰ میں
فرماتے ہیں کہ انجیل کی ایک آیت بھی صحیح ثابت نہیں
ہو سکتی ہے اگر یہہ اُنکا قول درست ہو تو ظاہر ہے کہ اہل
اسلام کو ایسی غیر صحیح کتاب کے رو سے محمد صاحب کی
نبوت کو ثابت کرنا محض بیجا ہے پر تعجب تو یہہ ہے کہ حافظ
صاحب باوجود اِس قول کے خود یہی کام کرتے ہیں یعنے
محمد صاحب کی نسبت انجیل سے بشینگوئیاں نکالتے
ہیں خیر اگرچہ بالفرض بعض عبارتیں باوجود کثرت
تحریف کے صحیح ہوں جیسا کہ اکثر مباحث محمدی کہتے ہیں
تو جائے غور ہے کہ کس صورت سے ثابت ہو سکیگا کہ کس
عبارت میں تحریف واقع ہوئی اور کس میں اصل مطلب
پایا جاتا ہے اگر یہہ قاعدہ باندھا جائے کہ وہ عبارت
جو قرآن کے مضمون سے اتفاق رکھتی ہو سو صحیح تصور کی
جائیگی اور وہ جو اُس سے مختلف ہو سو جعلی ثابت ہوگی
تو ہم کہتے ہیں کہ جب بموجب قول اہل اسلام کے تحریف اتنی
کثرت سے ہوئی ہے تو کیا ٹھکانا ہو سکتا ہے کہ اُن عبارتوں
میں بھی جو قرآن سے مطابقت رکھتی ہیں کہیں تبدیل
نہوئی ہو حقیقت تو یہہ ہے کہ کسی وجہ سے بحالت تحریف کے
انجیل میں سے محمد صاحب کی نسبت پیشگوئیاں نکالنا جائز نہیں
ہے۔ اِس مقام پر یہہ چند سطور بطور سوال مناسب جان
کر قلمبند کئے جاتے ہیں واضح ہو کہ انجیل ہذا میں ۲۷ صحیفے
شامل ہیں کیسلئے اور کس غرض سے حواریوں نے اُسکو ۲۷
صحیفوں میں منقسم کرکے پھر خود ہی اُسمیں یہاں تک رد
بدل کیا کہ اصل مضمون فوت ہو گیا کیا کوئی عیسائیوں اور غیر
قوموں سے اُنکی سدراہ نہوا حق تو یہہ ہے کہ اگر اُنہوں نے
تحریف کی ہوتی تو وہ سدراہ ہوتے البتہ یہہ تو ہم بھی کہتے
ہیں کہ بدعتیوں میں سے بعض نے جو و بنیاد کہلاتے تھے اپنے
نسخوں کے چند الفاظ اِدھر اُدھر کر دئیے ہیں چنانچہ اُن

صاحب کی تفسیر میں یوں ہی لکھا ہوا ہے اور واضح ہو کہ یہہ
ستم بدعتیوں کے ہاتھہ سے اُس انجیل پر جو معرفت حواریوں
کے تصنیف ہوئی نازل ہوا ہے نہ کہ اُس خیالی انجیل پر جسکا نازل
ہونا اہل اسلام حضرت عیسیٰ پر بتاتے ہیں مگر یاد رہے کہ
بذریعہ ان دو ایک آیات متذکرہ بالا کے جنمیں تبدیل بعد
زمانہ حواریین ہوئی ہے تحریف انجیل ہرگز ثابت نہو سکیگی
اور نہ یہہ کہ یہہ صحیفے جو شمار میں ۲۷ ہیں اصل میں ایک تھا
اور وہ مسیح اللہ پر نازل ہوا تھا اب ناظرین ذرا متوجہ ہوکر
سُنیں کہ اہل اسلام از روئے فخر کیا کہتے ہیں اُنکا قول ہے
کہ چونکہ ہمارا قرآن کلام الٰہی ہے خدا تعالے نے اُسے بارہ
سو برس تک تحریف سے یہاں تک محفوظ رکھا ہے کہ اُسکا
ایک حرف یا نقطہ بھی نہیں بدلا چہ جائیکہ اُسکے مضمون میں
خلل ہوا ہو امکان نہیں ہے کہ اُسکا کوئی نقطہ تا قیامت
تک بدلے دیکھئے خدا تعالے نے قرآن کی تو حفاظت بارہ
سو برس تک کی اور آگے کریگا مگر افسوس کہ اُس انجیل کی کہ
جسے اہل اسلام خود کلام الٰہی فرماتے ہیں ایک لفظ تک نہ
رکھ سکا بلکہ نازل نہونے پائی کہ گم ہو گئی اور چھہ سو برس بعد
بذریعہ محمد صاحب قرآن میں یہہ خبر دی کہ میں نے ایک
کتاب مسیح کو بھی عنایت کی تھی شاید اب معرفت فرشتے
کے معترض کو یہہ کہلا بھیجا کہ وہ نازل ہوتے ہی ہوگئے
گم ہو گئی مصرعہ قرباں اِس سمجھ کے صدقہ میں اِس خرد کے
حق تو یہہ ہے کہ ایسی انجیل خیالی نازل بھی نہیں ہوئی اگر
ہوتی تو ضرور سوا قرآن کے اور کسی نہ کسی قدیمی کتاب
یا تواریخ میں اُسکا ذکر آتا دیکھئے سب کے سب قدیمی نسخے
تو اسی انجیل کے نازل ہونے پر گواہی دیتے ہیں جو آجکل
دنیا میں مروج ہے اور قرآن برخلاف اُنکے یہہ کہتا ہے کہ
یہہ نہیں دوسری نازل ہوئی تھی پس آپ ہی از روئے
انصاف فرمائیے کہ ایسا گواہ جو چھہ سو برس کے
پیچھے ایسی جھوٹھی گواہی دینے کو تیار اور مستعد ہو گیا مردود

بقیہ خط اور رائس کا جواب

اب اسکی ذات واحد میں کثرت کے موجود ہونیکا ثبوت دیا جاتا ہے دیکھو کتاب پیدائش پہلا باب ۲۶- آیت جب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناویں- تیسرا باب ۲۲- آیت اور خداوند نے کہا کہ دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا- گیارہ باب ۷ آیت خداوند نے کہا آؤ ہم اُتریں اور اُنکی بولی میں اختلاف ڈالیں تاکہ وے ایک دوسرے کی بات نہ سمجھیں یسعیاہ نبی کی کتاب ۶ باب ۸ آیت جسمیں نبی فرماتا ہے- اسوقت میں نے خداوند کی آواز سُنی- جو بولا- کہ میں کسکو بھیجوں- اور ہماری طرف سے کون جاویگا +

ان آیتوں کے الفاظ اور اُنکے ضمائر کی طرف توجہ کرو- پہلی آیت میں ہم کا لفظ مستعمل ہوا ہے- جو جمع کے لئے بولا جاتا ہے- اور دوسری آیت میں بھی- لیکن دوسری آیت کے یہ الفاظ- ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا کس صفائی سے بیان کرتے ہیں خدا کی ذات میں کثرت ہے اور کچھ شک و شبہ کی جگہہ نہیں رہتی +

اور تیسری آیت میں ہے- آؤ ہم اُتریں اس آیت میں بھی جمع کا لفظ مستعمل ہوا ہے لیکن سوا اسکے آؤ کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی کو خطاب کر رہا ہے- اور جسکو وہ خطاب کر رہا ہے- وہ اس کی ذات کا مزدود دوسرا اقنوم ہے +

چوتھی آیت میں ہے کہ میں کسکو بھیجوں اور ہماری طرف سے کون جاوے گا اس میں سوا ضمائر کے طرز کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ خدا کی ذات میں کثرت فی الوحدت آیات مندرجے سے بخوبی ظاہر ہے کہ خدا کی ذات میں کثرت ہے +

اب اس امر کا بیان کیا جاتا ہے کہ اُسکی ذات میں تثلیث ہی ہے اور اسکی ذات میں تین ہی اقنوم ہیں- یہہ بیان یوں ہے +

پہر عہد عتیق کی کتابوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح جو نجات دہندہ ہو کے دنیا میں پیدا ہوگا اس میں الوہیت ہے + دیکھو ۱۱۰ زبور پہلی آیت میں داؤد یوں کہتا ہے- خداوند نے میرے خداوند کو فرمایا کہ تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ- ۴۵ زبور ۶-۷ آیت- تیرا تخت اے خدا ابد الآباد ہے تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے- تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہے- اس سبب- خدا تیرے خدا نے تجھے خوشی کے تیل سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ مسح کیا- اُن دو آیتوں میں مسیح کی نسبت یوں لکھا ہے- اے خدا تیرے خدا نے تجھکو مسح کیا- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح میں الوہیت تھی +

اور واضح ہو کہ ان آیات میں خدا لفظ یہوواہ کا ترجمہ ہے جو عبرانی لفظ ہے- اور یہوواہ کا لفظ اور کسی پر سوائے خدا کے استعمال نہیں کیا جاتا +

پہر دیکھو یسعیاہ نبی کی کتاب نبوت ۹ باب ۶ آیت ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوتا اور ہمکو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اُسکے کاندھے پر ہوگی- اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے- عجیب مشیر خدا قادر اسی سے صاف ظاہر ہے کہ نجات دہندہ (جسکی نسبت نبوت ہے) اُسمیں الوہیت ہوگی- یسعیاہ ۷ باب ۱۴ آیت دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی- اور بیٹا جنے گی- اور اُسکا نام عمانوئیل ہوگا یعنے خدا ہمارے ساتھ اس سے ظاہر ہے کہ نجات دینے والا جو پیدا ہوگا- وہ الوہیت رکھے گا- کیونکہ وہ عمانوئیل کہلاویگا- جسکے معنے ہیں انسان میں خدا یرمیاہ نبی کی کتاب ۲۳ باب ۶ آیت اُسکے دنوں میں یہوداہ نجات پاویگا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کریگا اور اسکا نام رکھا جاویگا خداوند ہماری صداقت لفظ خداوند (جو یہوواہ کا ترجمہ ہے- اور صرف خدا پر اُسکا اطلاق ہوتا ہے) مسیح کی نسبت سمجھا گیا- اور ظاہر کرتا ہے کہ اسمیں الوہیت تھی +

دوسرا توریت اور کتب انبیا سے صاف ظاہر ہے- کہ روح القدس میں بھی الوہیت ہے- موسیٰ کی پہلی کتاب پہلا باب ۲ آیت اور ابتدا میں خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی- یہاں ازلیت (جو خدا کی صفت ہے) روح القدس کی نسبت بیان ہوئی ۱۳۹ زبور ۷ آیت تیری روح سے میں کدھر جاؤں اور تیرے حضور سے میں کہاں بھاگوں- اگر میں آسمان کے اوپر چڑھ جاؤں تو تو وہاں- اگر میں پاتال میں اپنا بستر بچھاؤں تو دیکھ تو وہاں بھی ہے- ان آیات میں روح القدس کا ہر جگہ موجود ہونا (جو صرف خدا کی صفت ہے) بیان ہوا ایوب کی کتاب ۲۶ باب ۱۳ آیت اُسنے اپنی روح سے آسمانوں کو آرائش دی ہے- اسجگہ روح القدس کا خالق ہونا بیان کیا گیا ہے- یسعیاہ نبی ۴۸ باب ۱۶ آیت- تم میرے نزدیک آؤ- اور سنو میں نے شروع ہی سے پوشیدگی میں کچھ نہیں کہا- جس وقت سے کہ وہ تھا- میں وہیں تھا- اور اب خداوند یہوواہ نے اور اُسکی روح نے مجھے بھیجا ہے- خداوند تیرا نجات دینے والا اسرائیل کا قدوس یوں فرماتا ہے- اس آیت میں نبی کا بھیجنا خدا اور اُس کی روح سے ثابت ہے +

سوا اس کے اور آیات بھی بکثرت ہیں- جن میں تثلیث کا اشارہ اور بیان ہے- پر ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں- کیونکہ ثبوت کے طور پر یہی کافی ہیں + باقی آیندہ

نصائح سلیمان بادشاہ

نیکبخت وہ انسان جسنے حکمت کو پایا ہے اور وہ آدمی جسنے دانش کو حاصل کیا ہے کیونکہ اُسکی سوداگری چاندی کی سوداگری سے اور اُسکا حاصل چوکھے سونے کے حاصل سے بہتر ہے کہ وہ لعلوں سے زیادہ بہنگ مول ہے اور ساری چیزیں جنکی تمنا تو کرسکتا ہے اُسکے برابر

در مطبع مشن امریکن لودیانہ باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا